تحقیقی مجلہ ارمغانِ سرحد
pISSN: 3079-904X
eISSN: 3079-9058
(Research Journal: Armaghan-e-Sarhad) (Vol:2, Issue:1, 2025) جلد ۲، شمارہ ۱، جنوری تا جون ۲۰۲۵ء
شعبہ اردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

نعت کے حوالے سے ”مفیض“ کے خاص شماروں کا مطالعہ

A Study of the Special Issues of Mufeed in the Context of Naat

سونیا صادق
ایم فل اردو، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد
مبشرہ فریاد
کوآرڈینیٹر , قرطاس ادیبوں کا اشاعتی ادارہ، فیصل آباد

Sonia Sadiq
M Phil Urdu Scholar, Riphah International University, Faisalabad

Mubashara Faryad
Coordinator, Qartas Institution of Publication for Writers, Faisalabad

Abstract:

This paper provides a detailed analysis of the special issues of "Mufeez" in relation to its coverage of *naat* (eulogistic poetry in praise of the Prophet Muhammad, PBUH). "Mufeez" is a respected literary journal that has played a significant role in highlighting the importance of *naat* literature and its creative aspects. These special issues delve into various facets of *naat*, exploring its stylistic diversity, the spirituality reflected in *naat* poetry, and the depiction of sacred messages. The analysis examines both modern trends in *naat* and the beauty of classical *naat*, showcasing how the journal addresses the evolving nature of religious and spiritual poetry in contemporary times. The paper also sheds light on the aesthetic and thematic aspects of *naat*, demonstrating how "Mufeez" has adapted *naat* literature to meet the demands of the modern era. This study serves as a significant resource for understanding the literary heritage of *naat* and its contemporary developments.

Keywords: Naat, Special issues of Mufeez, Poetry, delve, modern era.

اقبال نجمی نے ۱۹۸۳ء میں گوجرانوالہ میں ایک ادبی اشاعتی ادارے "فروغ ادب اکادمی" کی بنیاد رکھی تھی، جس نے بطورِ ادارہ علم و ادب میں بے پایاں خدمات سر انجام دیں۔ انھوں نے "فروغ" نامی کتابی سلسلے کا اجرا کیا۔ راسخ عرفانی نمبر اور راز کاشمیری نمبر بھی شائع ہوتے رہے، لیکن جب "فروغ" نامی کتابی سلسلے کی رجسٹریشن کا وقت آیا تو معلوم ہوا کہ اس نام سے پہلے بھی جریدہ شائع ہو رہا تھا، لہٰذا انھیں "فروغ" کی جگہ "مفیض" کے نام سے ادبی جریدہ نکالنے کی منظوری دے دی گئی۔ لہٰذا "مفیض" کی وجہ تسمیہ یہی ہے۔ "مفیض" کے عام شمارے اور کچھ خصوصی شمارے بھی شائع کیے گئے۔ خطوط نمبر، عارف عبدالمتین نمبر، اور مخدوم العصر نمبر قابل ذکر ہیں۔ مجلہ "مفیض" فروغ ادب اکادمی کے ذیلی ادارے "ایوان حمد و نعت" کے پلیٹ فارم کے تحت جاری ہوتا رہا ہے۔ ۱۹۹۷ء میں "مفیض" کا حمد نمبر شائع ہوا جو ۶۸۸ صفحات پر مشتمل تھا۔ اسی طرح ۲۰۰۳ء میں "مفیض" حمد نمبر کی دوسری جلد طبع ہوئی۔ یہ خصوصی شمارہ تھا جو ۵۹۰ صفحات کی ضخامت پر مشتمل تھا۔ بعد ازاں ۲۰۰۵ء میں "مفیض" کا نعت نمبر شائع ہوا جو ۶۴۰ صفحات کی ضخامت کا حامل تھا جبکہ ۲۰۰۵ء میں "مفیض" کا نعت نمبر صفحہ نمبر شائع ہوا جس کی ضخامت ۵۴۴ تھی اور اسی طرح "مفیض" نعت تبصر نمبر کی دوسری جلد ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی۔ "مفیض" ایک پر وقار ادبی مجلہ ہے جو حمد و نعت کے لیے مخصوص ہے۔ "مفیض" میں اردو ادب کے تابندہ ستاروں کا کلام شائع ہوتا رہا ہے اور حمد و نعت کے سلسلے میں اردو کے سب سے معروف معاصر شعرا کا کلام اس میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوتا آیا ہے۔ مفیض میں ۱۹۳۰ء سے لے کر اکیسویں صدی کے پہلے عشرے تک شائع ہونے والی مختلف کتب پر کیے گئے تبصروں کو بھی چھاپا گیا ہے۔ ان تبصروں میں سے زیادہ تر حمد و نعت کے حوالے سے ہیں۔ اس طرح اردو تنقید کے نادر نمونے اور کتابوں کے تعارف پر مبنی مضامین "مفیض" میں تحقیق کاروں کے لیے یک گونہ سوغات ہیں کیونکہ ایک مستند تحقیقی حوالے کے طور پر "مفیض" کے متون کو آج کا محقق شاملِ تحقیق کر سکتا ہے۔

مفیض کا پہلا شمارہ مارچ ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا جس میں سید ماجد الباقری، پروفیسر محمد اکرم رضا، پروفیسر سجاد مرزا، ڈاکٹر بشیر عابد وغیرہ کی مشاورت شامل تھی۔ اس شمارے میں حرف اول بعنوان "پاکستانی ادب اور آج کے تقاضے" محمد اقبال نجمی کا تھا۔ اپنے اداریے میں اقبال نجمی نے پاکستانی ادب کے حوالے سے خاطر خواہ علمی مباحث سے کام لیا ہے اور اپنے نکتہ نظر کو مثبت انداز میں ثابت کیا ہے۔ پاکستانی ادیب کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر یہ ذمہ داری تسلیم کر لینا چاہیے کہ وہ ایک نظریاتی ریاست کا ستون ہے جس میں رہتے ہوئے اس نظریہ سے وفاداری کی صورت میں اہم ذمے داری عائد ہوتی ہے۔ وہ تمام قسم کے تعصبات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ملک و قوم کی فلاح اور بقا کے راستے میں اپنے فرائض سر انجام دے اور اس کام میں وہ مخلص سوچ کے ساتھ شامل ہو۔ پاکستانی ادیب کی اس سرزمین سے محبت اور وابستگی کا یہ تقاضا ہے کہ اس کا قلم پاکستان کی مٹی کی خوشبو پہچاننے والا اور بکھیرنے والا ہو۔ اقبال نجمی پاکستانی ادب کو کسی بھی طرح سے محدود تصور نہیں کرتے۔ وہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"پاکستانی ادب سے ہماری مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہمارا ادیب محدود ذہنیت کا اسیر ہو کر رہ جائے اور خود اس بات کی دلیل دل کا اسیر کر لے ہم تو فقط یہ چاہتے ہیں کہ وہ آفاقیت کو چھوتے ہوئے فقط اتنا یاد رکھیں پاکستانی بھی ہے بالآخر یہی وہ فتح ہے جس نے اسے اپنی جنت دینی ہے اس سلسلہ میں ۱۹۴۷ء اور پھر ۱۹۶۵ء کے ادوار یاد آرہے ہیں۔ پاکستانی سرحدوں پر خون کی سرخ لکیر کھینچ دی گئی تھی اور چاروں طرف پاکستان کی مٹی سے محبت اور وفاداری کا جذبہ ابھر رہا تھا ہر شاعر ہر ایک نثر نگار افسانہ نگار ناول نگار اپنے قلم سے انصاف کرتے ہوئے پاکستان سے وفاداری کے عہد و پیمان باندھ رہا۔"(۱)

اقبال نجمی کا اصل نام محمد اقبال حسین ہے جبکہ ان کا قلمی نام اقبال نجمی ہے۔ ۴ جنوری ۱۹۵۳ء کو چک پتو کی ضلع لاہور میں پیدا ہوئے۔ جبکہ اس وقت سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں مقیم ہیں۔ ان کا تعلق کشمیری گھرانے سے ہے اور ان کے والد محترم کا اسم محمد اسماعیل ہے۔ شعر و ادب سے چونکہ انھیں فطری لگاؤ تھا، اس لیے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں وہ مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کرنے لگے تھے۔ سب سے زیادہ حمد و نعت ان کے کلام پر حاوی تھی۔ ان کی تربیت جو کہ دینی ماحول میں ہوئی تھی اور وہ مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے نعت اور حمد کی طرف میلان پیدا کرنے میں اس تربیت اور دینی ماحول کا کافی ہاتھ تھا۔ یہ ان کا فطری میلان تھا۔ انھوں نے حمد اور نعت کی طرف خصوصی توجہ دی۔

اقبال نجمی نے مختلف ہیئتوں میں حمد اور نعت کہی ہیں۔ نظم، غزل، رباعی، ثلاثی، مسدس، مخمس وغیرہ میں ان کی حمد اور نعت ملتی ہیں۔ ان کے موضوعات رنگارنگ گلدستوں کا مجموعہ ہیں اور ان کے ہاں فصاحت و بلاغت پائی جاتی ہے۔ ان کے پسندیدہ حمد نگاروں میں علامہ اقبالؒ، احمد رضا خان بریلویؒ، مولانا ظفر علی خان اور حافظ لدھیانوی کے نام آتے ہیں۔ حمد کے حوالے سے ان کا پہلا مجموعہ کلام "جہان حمد" ہے۔ یہ انتہائی وقیع اور متمول نقش اول کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مجموعہ حمد کے موضوعات کی مثال ایک خوبصورت کائنات کی سی ہے جہاں کہکشائیں بھی اپنی چمک دمک سے قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ اقبال نجمی کے بارے میں نامور شعراء کرام کی رائے ملاحظہ ہوں:

عارف عبدالمتین:

"محمد اقبال نجمی ہمارے ان قلم کاروں میں سے ایک ہے جن کا دماغ روشن، روح پر سوز اور دل حساس ہے اور ان کی شخصیت کے اسی سہ گونہ پن کی بدولت ان کے کلام میں اپنے وطن کے لیے جان نثارانہ محبت، اپنی ملت، کے لیے دردمندانہ شیفتگی اور اپنے دین کے لیے والہانہ وابستگی کا ظہور ہوا ہے۔"(۲)

احمد ندیم قاسمی:

> "محمد اقبال نجمی ایک کہنہ مشق اور باشعور شاعر ہیں ان کی شاعری میں موضوعات کا اس قدر تنوع ہے کہ بعض اوقات ان کے مشاہدے کی وسعت پر مسرت کے علاوہ حیرت بھی ہونے لگتی ہے۔ بہت کم شعراء کے ہاں مضامینِ نو کی یہ کیفیت ہوتی ہے"۔(۳)

ریاض حسین چودھری:

> "محمد اقبال نجمی ہمارے جدید شعراء میں اپنی سوچ اور جدید حسیت کے حوالے سے منفرد مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے توصیف و ثنائے حبیبؐ کا پرچم بلند کرنے کی بھی سعادت حاصل کی ہے۔ خصوصاً ہائیکو میں نعت کہنے کی روایت کو آگے بڑھایا ہے ان کی نعتیہ ہائیکو کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ شاعر کے محسوسات براہ راست قاری کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اسے معانی کی تلاش میں کسی طلسم کدے کی بھول بھلیوں سے نہیں گزرنا پڑتا۔"(۴)

""مفیض "کا نعت تبصرہ نمبر ۲۷واں شمارہ ۲۰۰۸ء میں شائع ہوا جس کا اداریہ محمد اقبال نجمی نے لکھا۔ اس رسالے میں ابتدائے مبروک کے طور پر حمدیں بھی شامل کی گئی ہیں اور اس کے علاوہ ۱۹۳۰ء سے لے کر ۲۰۰۷ء تک شائع ہونے والی مختلف کتب پر تبصرے شامل ہیں۔ ان تبصروں میں جن ممتاز نعت گو شعراء کا کلام پیش کیا گیا ہے ان میں حافظ لدھیانوی، راسخ عرفانی بطور معتبر اور وقیع نعت گو کے شاملِ مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ حافظ لدھیانوی اور اس راسخ عرفانی کی نعت پر محمد اقبال نجمی نے خصوصی مطالعہ پیش کیا ہے اور اس کے مختلف گوشوں کو قارئین کے سامنے لانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

اسی طرح مسرور کیفی کی نعت پر تبصرہ بعنوان "سدابہار پھولوں کا شاعر" تبصرہ بھی محمد اقبال نجمی نے پیش کیا ہے۔ اختر ہوشیار پوری اور سلیم اختر فارانی کی نعتوں پر بھی محمد اقبال نجمی نے اپنے تنقیدی تبصرے شامل کیے ہیں۔ یہ مضامین انتقادی حوالے سے ان شعرا کی نعت کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پروفیسر محمد اکرم رضا نے مظفر وارثی کی نعت پر تنقیدی مضمون پیش کیا ہے۔ "روح عصر کا ترجمان نعت گو" کے عنوان سے سلیم اختر فارانی کی نعت پر کیا گیا تبصرہ محمد اقبال نجمی کے علمی تبحر کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح "اسوہ حسنہ کا مبلغ نعت گو" کے عنوان سے محمد منور رانا کا تنقیدی تبصرہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ ذکی قریشی کی نعت کے حوالے سے بھی محمد منور رانا کا ایک مضمون شامل ہے اور طاہر سلطانی کی نعت کا فکری جائزہ احسان اللہ طاہر نے پیش کیا ہے۔

ان نعتیہ تبصروں کے علاوہ نعتیہ کلام بھی اس شمارے میں شامل ہے جن میں سے سلطان صبر وانی، ثاقب عرفانی، پروفیسر محمد اکرم رضا، سجاد مرزا، طاہر سلطانی، محمد امین نقوی، عاطف کمال رانا، ڈاکٹر بشیر عابد، غلام مصطفی بسمل، منظر عارفی، امجد شریف، وسیم عالم اور محمد اقبال نجمی کے نام شامل ہیں۔ اس رسالہ کے آخری حصے میں مختلف نعتیہ تبصرے شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں سے وہ تبصرے بھی شامل ہیں جو رسائل وجرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ۱۹۳۰ء سے لے کر ۲۰۰۷ء تک مختلف کتبِ نعت پر ہونے والے تبصروں کو اس رسالے میں شامل کیا گیا ہے۔ رسالے کے آخر میں "پنجابی نعتیں" کے عنوان سے محمد امین علی شاہ نقوی، احسان اللہ طاہر وغیرہ کی نعت بھی شامل کی گئی ہیں اور آخر پر اردو نعت اور تنقیدات نعت پر مشتمل کتب کی فہرست دی گئی ہے۔

مجلہ مفیض کے اس نعت تبصرہ نمبر میں خصوصہ مطالعہ کے عنوان کے تحت جن نعت گو شعرا کا کلام زیرِ بحث لایا گیا ہے ان میں حافظ لدھیانوی، راسخ عرفانی، مسرور کیفی، مظفر وارثی، اختر ہوشیار پوری، سلیم اختر فارانی، ذکی قریشی، سجاد مرزا احسان اللہ طاہر، تنویر پھول، طاہر سلطانی اور امیر نواز امیرؔ شامل ہیں۔ ان شعرا کا نعتیہ کلام کا خصوصی مطالعہ پیش کرنے والوں میں پروفیسر محمد اکرم رضا، محمد اقبال نجمی، احساان اللہ طاہر اور محمد انور رانا کے نام شامل ہیں۔ ان مضمون نگاروں نے مندرجہ بالا شعرا کی نعات کا خصوصی مطالعہ مختلف عناوین کے تحت کیا ہے۔

حافظ لدھیانوی کی نعت گوئی پر تبصرہ محمد اقبال نجمی کا لکھا ہوا ہے۔ اقبال نجمی نے "ممتاز نعت گو۔۔ حافظ لدھیانوی" کے عنوان کے تحت یہ خصوصی مطالعہ پیش کیا ہے۔ مضمون کا آغاز نعت کی اہمیت اور اس کے فضائل سے ہوتا ہے اور اس کے بعد مضمون نگاار حافظ لدھیانوی کا تعارف کرواتا ہے اور پھر اس کے نعتیہ کلام کے کمالات کو بیان کرتا ہے۔ موضوعی اور فنی و فکری حوالے سے یہ ایک مبسوط مضمون ہے جو حافظ لدھیانوی کی نعت گوئی کے مختلف اور ہمہ جہت پہلوؤں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ حافظ لدھیانوی کی دین داری کے متعلق وہ لکھتے ہیں:

> "حافظ لدھیانوی ایسے ہی نعت گو شعرا میں شمار ہوتے ہیں جنھوں نے اپنی زندگی کو مکمل طور پر اُسوۂ حسنہ میں ڈھالا ہوا تھا۔ وہ مطالعہ قرآن وحدیث کو بھی حرفِ زندگی سمجھتے تھے۔ انھوں نے مسلسل کئی سال تک قرآن کریم کو تراویح میں پڑھ کر سنانے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ قرآن حکیم کا نور ان کے دل کو روشن کیے ہوئے تھا۔ وہ حبِ نبی کریم کی دولتِ بے بہا کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے تھے۔"(۵)

نعت کا موضوع چونکہ صورتِ رسولؐ اور سیرتِ رسولؐ ہی ہوتا ہے اور اس میں آپؐ کے محامد و محاسن کے ساتھ ساتھ سیرت کے موضوعات پیش کیے جاتے ہیں۔ اس لیے موضوعات کی محدودیت کے باوجود حافظ لدھیانوی کی نعتیہ شاعری مختلف سانچوں میں متنوع ہو کر سامنے آتی ہے۔ نعت میں بھی موضوعاتی تکثر کا ایک فائدہ یہ ضرور ہوتا ہے کہ یکسانیت اور یک رنگی ختم

ہو جاتی ہے اور شاعری میں نئے امکانات کے در وا ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب بات نعت کی آ جاتی ہے تو مضامین کی تکثیریت ایک اور رنگ اختیار کر جاتی ہے۔ اکثر مضامینِ نعت مناجات، درود و سلام، اکرام و مناقب، سائلانہ استدعا، صورت و جمالِ مصطفیؐ اور معراج وغیرہ کے ہوتے ہیں اور سیرت کے مضامین میں سے رحمت و شفاعت اور عفو و درگزر جیسے موضوعات نعت میں نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ امر موجبِ استعجاب ہے کہ مضمون نگار نے حافظ لدھیانوی کے تمام مجموعۂ نعت کو پڑھتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ سیرتِ رسولؐ کے دو چار پہلوؤں پر اشعار نہیں کہے گئے بلکہ ہر پہلو پر کم و بیش اشعار ملتے ہیں۔ مضمون نگار نے سیرت کے اُن پہلوؤں کو بھی حافظ کی نعت میں دریافت کیا ہے جن پر کسی اور نعت گو شاعر نے بات نہیں کی۔ لہٰذا حافظ لدھیانوی کی سیرت نگاری کا بڑا وصف موضوعاتی تنوع اور رنگارنگی ہے۔ عدل و انصاف، عفو و درگزر، رحمت، صبر و تحمل، شجاعت و جان سپاری، ایثار، خلوص و محبت اور حضورؐ کی عملی زندگی سے متعلق جس قدر بھی موضوعات حافظ لدھیانوی کی شاعری میں پائے جاتے ہیں، ان سب کا اعادہ اس مضمون میں کیا گیا ہے۔

> "حافظ لدھیانوی کی نعتیں موتیوں کی ایسی لڑیاں ہیں جن میں ہر موتی اپنی علیحدہ علیحدہ آب و تاب رکھتا ہے۔ مضامین میں یہ تنوع ان کی ہر کتاب کی نعت کے ہر شعر میں نظر آتا ہے۔ حافظ لدھیانوی نے اپنے نعتیہ اشعار کے بیشتر مضامین قرآن و حدیث سے اخذ کیے ہیں۔ ان کی نعتیں جب ہم دیکھتے ہیں تو ان میں مضامین کا تنوع بھی موجود ہے اور فکری بلندی بھی۔"(۶)

""مفیض"" کا نعت تبصرہ نمبر دو ۲۰۱۲ء میں شائع ہو کر منصہ شہود پر آیا، جس کا اداریہ محمد اقبال نجمی ہی نے تحریر کیا ہے اور اس اداریہ میں ""مفیض"" کے متعلق مختلف معلومات قارئین تک پہنچائی ہیں اس اداریہ کے بعد پروفیسر محمد اکرم رضا، مسرور کیفی، اقبال نجمی، راسخ عرفانی، سجاد مرزا، شاعر علی شاعر اور محمد امین بابر کی حمدیں شامل کی گئی ہیں۔ "خصوصی مطالعہ" کے تحت محمد اقبال نجمی، احسان اللہ طاہر، منور رانا وغیرہ کے نعتیہ مطالعے کیے گئے ہیں۔ یہ نعتیہ مطالعے اقبال اور نعت کے حوالے سے اعلی حضرت احمد رضا خان بریلوی کا رنگ نعت کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح حفیظ تائب، علامہ صائم چشتی، محمد اعظم چشتی، معین الدین، ڈاکٹر عاصی کرنالی۔ ابو الامتیاز ع۔ س۔ مسلم، عابد نظامی، منیر قصوری، رشید ساقی اور شاعر علی شاعر کی نعت پر مشتمل نعتیہ مطالعوں پر مضامین ہیں۔

اس کے علاوہ اس رسالے میں بسمل، منیر احمد خاور، نذیر خاور، ریاض احمد قادری، کمال عباسی، پروفیسر سید منصور احمد خالد، مطلوب حسن مطلوب، منظر عارفی، قاری غلام شبیر، ارشد محمود ناشاد وغیرہ کی نعتیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ چوتھے نمبر پر

نعتیہ کتب پر تبصرے کیے گئے ہیں۔ ان نعتیہ کتب پر تبصروں کی فہرست بہت طویل ہے جبکہ پانچویں نمبر پر منتخب نعت اور تنقید اتِ نعت پر لکھے گئے تنقیدی اور ادبی مضامین کو شامل کیا گیا ہے جبکہ اردو پنجابی نعتاں" کے عنوان سے ثاقب ربانی، امین خیال، عاطف کمال رانا وغیرہ کی شامل کی گئی ہیں۔ آخر پر پنجابی نعتیہ کتب پر چھے تبصرے شامل ہیں۔

محمد اقبال نجمی کا دوسرا خصوصی مطالعہ جو کہ مضمون کی صورت میں ہے، راسخ عرفانی سے متعلق ہے۔ یہ مضمون "راسخ عرفانی۔۔۔ معتبر اور وقیع نعت گو" کے عنوان سے مجلہ مفیض نعت تبصرہ نمبر میں شامل ہے۔ راسخ عرفانی بنیادی طور پر غزل گو شاعر ہیں۔ نظم میں بھی انھوں نے طبع آزمائی کی ہے۔ ادبی دنیا میں راسخ عرفانی ایک معتبر حوالہ ہے۔ مضمون نگار راسخ عرفانی کی چھے نعتیہ کتابوں کے نام گنوائے ہیں۔ ان میں "ارمغان حرم، غبارِ حجاز، ذکرِ خیر، حدیثِ جاں، نسیم منیٰ اور نکہت حرا" شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی نعتیہ کلیات جو حال کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ مضمون نگار نے راسخ عرفانی کی نعت نگاری کے حوالے سے موضوعی جائزہ لیتے ہوئے سیرتِ رسولؐ کے مضامین کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے۔ حضور پاکؐ کی عملی زندگی اس قدر وسعت کی حامل ہے کہ کسی بھی زبان کا قادر الکلام شاعر حیاتِ طیبہ کے متفرق موضوعات کو بہ تمام و کمال نعت میں سمو دینے کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ عالمِ آب و گل میں واحد محمدؐ ہی کی ذاتِ اقدس ہے جسے کونین کے ابداع سے قبل خلق کیا گیا اور مقامِ علیین پر منصبِ شاہِ امم و سلطان الانبیاء و مرسلین سے سرفراز کیا گیا۔ خلقتِ حضورؐ کے بعد آپؐ کو کونین کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا گیا۔ آپؐ کی سیرت اس قدر ہمہ جہت ہے کہ کائنات کی وسعتیں اس کے سامنے ہیچ ہیں کیونکہ سیرت کی ابتدا اُس وقت سے ہو جاتی ہے جب ہست نیستی تھی اور اشیاء و موجودات کنجِ عدم میں پڑی ہوئی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور پاکؐ کی رحمت اللعالمین یعنی اس جہانِ رنگ و بو کے علاوہ باقی وہ تمام جہان جنھیں ہم سمجھنے سے قاصر ہیں اور جو مدرکاتِ انسانی سے ماورا ہیں، اُن سب کے لیے سیرتِ احمدؐ کامل رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔

اگرچہ ہر شاعر نے بقدرِ مقدور حضورؐ کی سیرت کے ہمہ جہت پہلوؤں پر بات کی ہے لیکن راسخ عرفانی جب کی نعت کا مطالعہ کرتے ہیں تو حیرت آثار طور پر اس میں سیرت کے اُن پہلوؤں پر متفرق اشعار پاتے ہیں جنھیں بہت کم موضوع بنایا گیا ہے اور اکثر و بیشتر نعت گو شعرا نے ان سے صرفِ نظر کی ہے۔ مضمون نگار نے راسخ عرفانی کی نعتیہ افکار کا وسیع تر معنوں میں جائزہ لیا ہے۔ راسخ عرفانی کی اس قبیل کی نعت کا ایک اختصاص یہ ہے انھوں نے سیرت کے ساتھ صورت اور آمدِ مصطفیٰؐ کے تینوں متفرق مضامین کو باہم ممزوج کر کے پیش کیا ہے۔ ایک طرف سیرتِ رسولؐ کی افادیت اور اطاعتِ رسولؐ پر زور دیا گیا ہے اور دوسری جانب آپؐ کے سراپۂ اقدس کا بھی بیان ہے اور کہیں کنایۃً حضورؐ کی آمد و بعثت کو ساتھ میں موضوع بنایا گیا ہے۔

دیگر موضوعات میں سے محمد اقبال نجمی نے راسخ عرفانی کی نعتوں میں ادب و آدابِ محمدؐ کو بالخصوص بیان کیا ہے اور ان کی نعت میں رسولِ خدا کے احترام کے ضمن میں نعت کہتے وقت خشوع و خضوع اور محبت و آداب کی تلقین کرنے والے اشعار کو سامنے رکھا ہے۔ ان کے خلوص کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"نعت کے حوالے سے نعت گو شعرا کو آپ نے بہت مفید مشورے دیے ہیں جو آپ کے خلوص اور محبت کے آئینہ دار ہیں۔ نئے نعت گو شعرا کو یقیناً اس حوالے سے راہنمائی کی ضرورت بھی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

نعت میں بات نئی کوئی سخنور باندھے
پیار کی ڈور سے لفظوں کے سمندر باندھے
مدحتِ سید ابرار ہو مطلوب اگر
پہلے توصیف کے آداب سخنور دیکھے
راسخ غزل نہیں ہے یہ نعتِ رسولؐ ہے
کاغذ پہ لکھے خامے کو توڑا کے سر چلے

راسخ عرفانی کا نعت رسولؐ کے بارے میں ایمان وایقان کس درجے پر تھا۔ آپ نعت کیوں لکھتے تھے۔ کس طرح لکھتے تھے۔ کس لیے لکھتے تھے۔ کیسے لکھتے تھے۔ نعت کہتے ہوئے آپ پر کیا کیفیت طاری ہوتی تھی۔ نعت کے ان اشعار میں راسخ عرفانی کی دلی کیفیات کی ایک جھلک نظر آئے گی۔ راسخ عرفانی کا نعت کے بارے میں یہ شعری اظہار ان کی نعت میں شگفتگی اور وارفتگی کو ظاہر کرتا ہے۔"(۷)

مجلہ "مفیض" نعت تبصرہ نمبر میں تیسرا مضمون بھی محمد اقبال نجمی کا ہی ہے جو "سدا بہار نعتیہ پھولوں کا شاعر۔۔۔ مسرور کیفی" کے عنوان کے تحت شائع ہوا ہے۔ اقبال نجمی کے ہر مضمون کا آغاز نعت کے تعارف سے ہوتا ہے۔ اس ضمن میں وہ نعت تفصیلی نسبتوں کا تذکار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"نعت نبئ رحمتؐ کی ثنا کا وہ روپ ہے جس میں آپ کا امتی، آپؐ کی شان آپؐ کی عظمت، آپؐ کی رحمت بیان کر کے آپؐ سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتا ہے۔ کہنے کو نعت گو لفظوں کی مالا پرو تو لیتا ہے مگر جب تک اشکوں کی مالا نہ پروئی جائے کام بنتا نظر نہیں آتا۔"(۸)

مضمون نگار نے بجا طور پر کہا ہے کہ مسرور کیفی عصر حاضر کے ایک عبقری نعت گو شاعر ہیں، ان کی نعتیہ شاعری کا سفر کئی عشروں پر محیط ہے۔ اس طویل عرصے میں اہل زبان نہ ہوتے ہوئے بھی انھوں نے بیس سے زائد نعتیہ مجموعے پیش کر

کے اپنی قادر الکلامی، زود گوئی اور نبی کریمؐ سے شعوری، وابستگی، وارفتگی اور عقیدت کے گہرے نقوش چھوڑے۔"ملجا وماوا" مسرور کیفی کا نعتیہ کلام ہے۔ یہ کتابچہ حمدیہ و نعتیہ کلام سے مزین و مرصع ہے جو ادارہ جہانِ نعت نے خوبصورت انداز میں چھاپا ہے۔

اس مجلے میں ایک اور خصوصی نعتیہ مطالعہ پروفیسر محمد اکرم رضا کا "مظفر وارثی۔۔۔ دربار رسالت مآبؐ میں" کے عنوان کے تحت شامل ہے۔ اس مضمون میں مظفر وارثی کی نعت گوئی کے متعلق اور ان کی شخصیت کے حوالے سے سیر حاصل بحث شامل کی گئی ہے۔ مظفر وارثی، ایک کثیر الجہات شخص تھے ان کی شخصیت اور فن کا مطالعہ کیا جائے تو انسان حیرت کے سمندر میں ڈوب جاتا ہے۔ ان کی مشہور نعت "میرا پیمبرؐ عظیم تر ہے" آج بھی مقبولیت کی انتہا پر ہے۔ مظفر وارثی نے اپنے آپ کو ایک عمدہ غزل گو کی حیثیت سے بھی منوایا۔ ان کی غزلوں میں خیال اور جدید طرز احساس کا حسین امتزاج ایک عجیب سماں باندھ دیتا ہے۔ پروفیسر محمد اکرم رضا نے بہت ہی نفیس انداز میں اس نفیس شاعر کی شاعری کے ہمہ جہت پہلوؤں کو کھولا ہے اور ان کی اعلیٰ سطح کی معنوی تفہیم کروائی ہے۔ ان کی نعت کی تاثیر اور شخصیت پر رائے دیتے ہوئے کہتے ہیں:

> "مظفر وارثی بلند پایہ نعت گو شاعر ہی نہیں، مقبولِ زمانہ نعت خواں بھی ہیں۔ ان کی مترنم آواز ان کے عشق کی غماز بن کر ان کے دل کے نہاں خانوں سے خوشبو کی طرح پھوٹ کر ایک ہی آن میں سامعین کے وجدان کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ مظفر وارثی جس طرح سے صاحبِ اسلوب نعت گو شاعر ہیں اسی طرح سے صاحبِ اسلوب نعت خواں بھی ہیں۔ ان کی نعت خوانی عہدِ حاضر کے ڈھلے ڈھالے نعت خوانوں سے الگ کچھ اور ہی تاثیر رکھتی ہے جسے کوئی نام نہیں دیا جا سکتا مگر اس کی دائمی لے کے حسن سے ویران دلوں کو بہار آفریں کیا جا سکتا ہے۔(۹)

محمد اقبال نجمی کا ایک اور مضمون خصوصی مطالعہ نعت کے تحت شامل ہے جو اختر ہوشیار پوری کی نعت کے حوالے سے ہے۔ یہ مضمون "اختر ہوشیار پوری۔ خوشبور کی زبان" کے عنوان کے تحت شاملِ رسالہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون کے شروع میں محمد اقبال نجمی نے آسان زبان میں اختر ہوشیار پوری کا تعارف کروایا ہے اور اس کے بعد ان کے کلام کے فضائل و شمائل کی طرف توجہ دی ہے۔ اختر ہوشیار پوری جس طرح جدید اردو غزل کو نیا اُسلوب اور لہجہ دینے والے اکابر شعرا میں شمار ہوتے ہیں، اُسی طرح جدید نعت میں بھی اُن کا لہجہ نئے پن کا احساس دلاتا ہے۔ اُن کی نعت کے پانچوں مجموعوں میں تین خصوصیات بہت نمایاں ہیں۔ اوّل: عجز وانکسار، دوم: حدِ ادب اور سوم: غیر روایتی موضوعات اور تینوں اوصاف کا اسلوب بیان کا نیا پن۔ اس سلسلے میں مضمون نگار نے ان کی نعت نگاری کے فن اور شعری جمالیات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"اسوۂ حسنہ کا مبلغ: سجاد مرزا" کے عنوان سے ایک خصوصیہ نعتیہ مطالعہ محمد انور رانا کا بھی اس مجلہ مفیض کے نعت تبصرہ نمبر میں شامل کیا گیا ہے جو سجاد مرزا کو مختلف انداز میں بیان کرتا ہے۔ سجاد مرزا کا شمار ان نعت گو شعرا میں ہوتا ہے جنھوں نے سیرتِ رسولؐ کے موضوعات کو اپنے کلام میں جابجا پیش کیا ہے۔ محمد انور رانا نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ اس مضمون میں سجاد مرزا کے نعتیہ خیالات کو پیش کیا ہے۔ سجاد مرزا کے متعلق محمد انور رانا نے یوں اپنے خیالات کو پیش کیا ہے:

> "سجاد مرزا کا شمار ایسے نعت گویان میں ہوتا ہے جنھوں نے حبیبِ خدا اور کوچۂ حبیبِ خدا کی بہت زیادہ مدح بیان کی ہے۔ مرزا صاحب ایک زود گو شاعر کے طور پر معروف ہیں۔ نصف صدی سے زیادہ کی شعری مشق اور حالات زمانہ نظر ان کی شاعری کو محترم اور معتبر بنا دیتی ہے۔ ان کی پہلی کتاب "لہو پکارے گا" (۱۹۶۶ء) میں منظرِ عام پر آئی اور آج تک وہ ادب کی جھولی میں ایک درجن سے زائد نظم اور نثر کی کتب ڈال چکے ہیں۔ سجاد مرزا کی نعت جمالِ صوری اور حسنِ معنی کی نزاکتوں سے اور ادبی پہلوؤں سے لبریز ہے۔ وہ مقامِ رسالت کے عرفان کے حصول کو ہی زندگی کا مقصد گردانتے ہیں اور نعت کے تقاضوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔"(۱۰)

ان مضامین کے علاوہ نعت تبصرہ نمبر میں نعتیہ کلام کہنے والوں کی بھی ایک طویل فہرست ہے جن میں سلطان صبر وانی، پروفیسر محمد اکرم رضا، ثاقب عرفانی، طاہر سلطانی، محمد امین نقوی، سجاد مرزا، ڈاکٹر عابد بشیر، عاطف کمال رانا، غلام مصطفیٰ بسمل، منظر عارفی، محمد انور رانا، امجد شریف، وسیم عالم اور محمد اقبال نجمی کی نعتیں شامل ہیں۔ ان میں سے ہر نعت گو شاعر کی دو دو نعتیں شاملِ رسالہ کی گئی ہیں۔ اس کے علاہ مختلف نعتیہ کتب پر تبصرے اور تقاریظ جو وقتاً فوقتاً لکھی جاتی رہی ہیں، بھی اس رسالے میں شامل کی گئی ہیں۔ ان میں حامد حسن قادری کے مجموعۂ کلام "بیاضِ نعتیہ" پر محمد اقبال نجمی کا لکھا ہوا تبصرہ شامل ہے۔ مولانا حامد حسن قادری کے نعتیہ مجموعے پر اقبال نجمی نے بڑے مختصر انداز میں بھرپور تبصرہ کیا ہے۔ حامد حسن قادری کے نعتیہ کلام میں سخاوتِ رسولؐ کے مضامین کو سب سے زیادہ دریافت کیا گیا ہے۔

نعت تبصرہ نمبر ۲ میں سات حمدیں شامل کی گئی ہیں جو کہ پروفیسر محمد اکرم رضا، مسرور کیفی، اقبال نجمی، راسخ عرفانی، سجاد مرزا، شاعر علی شاعر اور محمد امین بابر کی ہیں۔ "خصوصی مطالعہ" کے تحت محمد اقبال نجمی، احسان اللہ طاہر، منور رانا وغیرہ کے نعتیہ مطالعے کیے گئے ہیں۔ یہ نعتیہ مطالعے اقبال اور نعت کے حوالے سے اعلی حضرت احمد رضا خان بریلوی کا رنگ نعت کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح حفیظ تائب، علامہ صائم چشتی، محمد اعظم چشتی، معین الدین، ڈاکٹر عاصی کرنالی۔ ابو الامتیاز

ع۔س۔ مسلم، عابد نظامی، منیر قصوری، رشید ساقی اور شاعر علی شاعر کی نعات پر مشتمل نعتیہ مطالعوں پر مضامین ہیں۔ اس کے علاوہ اس رسالے میں بسمل، منیر احمد خاور، نذیر خاور، ریاض احمد قادری، کمال عباسی، پروفیسر سید منصور احمد خالد، مطلوب حسن مطلوب، منظر عارفی، قاری غلام شبیر، ارشد محمود ناشاد وغیرہ کی نعتیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ چوتھے نمبر پر نعتیہ کتب پر تبصرے کیے گئے ہیں۔ ان نعتیہ کتب پر تبصروں کی فہرست بہت طویل ہے جبکہ پانچویں نمبر پر منتخب نعت اور تنقیداتِ نعت پر لکھے گئے تنقیدی اور ادبی مضامین کو شامل کیا گیا ہے جبکہ اردو پنجابی نعتاں" کے عنوان سے ثاقب ربانی، امین خیال، عاطف کمال رانا وغیرہ کی شامل کی گئی ہیں۔ آخر پر پنجابی نعتیہ کتب پر چھے تبصرے شامل ہیں

ان تبصروں میں مبصرین کا کامیاب اسلوبِ بیان اور بہتر لفظی برتاؤ ان کی سخن فہمی کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ اس اندازِ بیان میں روایت کا رنگ جھلکتا ہے۔ ان مبصرین نے نعتیہ تبصرہ نگاری کے میدان میں نہایت ثروت مند ذخیرے کا اضافہ کیا ہے۔ سلاست وسہولت کے ساتھ لکھے گئے نعتیہ تبصروں ایجاز واختصار، رمز وایما اور اچھوتے پن کے حامل ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ اقبال نجمی: "مفیض" سہ ماہی شمارہ ۴۔ ۵ جلد ا مارچ، فروغ ادب اکادمی، ۱۹۹۲ء، ص ۶

۲۔ عارف عبد المتین: "دیباچہ" "مشمولہ"، "قدم قدم آباد" فروغ ادب اکادمی، ۲۰۰۲ء، ص ۸

۳۔ احمد ندیم قاسمی: "مشمولہ" "سوچ کے زاویے" فروغ ادب اکادمی، س ن، ص ۱۰

۴۔ ریاض حسین چودھری: "مشمولہ" "نعتیہ ہائیکو" فروغ ادب اکادمی، ۲۰۰۲ء، ص ۹

۵۔ محمد اقبال نجمی: ”ممتاز نعت گو۔۔حافظ لدھیانوی“، مشمولہ مفیض نعت تبصرہ نمبر جلد ۱۸، فروغِ ادب اکادمی، گوجرانوالہ، ۲۰۰۳ء، ص ۲۱

۶۔ ایضاً، ص ۲۹

۷۔ محمد اقبال نجمی: ”راسخ عرفانی۔۔۔ معتبر اور وقیع نعت گو“، مشمولہ مفیض نعت تبصرہ نمبر جلد ۱۸، فروغِ ادب اکادمی، گوجرانوالہ، ۲۰۰۳ء، ص ۳۴

۸۔ محمد اقبال نجمی: ”سدا بہار نعتیہ پھولوں کا شاعر۔۔ مسرور کیفی“، مشمولہ مفیض نعت تبصرہ نمبر جلد ۱۸، فروغِ ادب اکادمی، گوجرانوالہ، ۲۰۰۳ء، ص ۴۳

۹۔ محمد اکرم رضا، پروفیسر: ”مظفر وارثی۔۔ در بار رسالتمآبؐ میں“، مشمولہ مفیض نعت تبصرہ نمبر جلد ۱۸،، فروغِ ادب اکادمی، گوجرانوالہ، ۲۰۰۳ء، ص ۴۹

۱۰۔ محمد انور رانا: ”اسوہ حسنہ کا مبلغ۔ سجاد مرزا“، مشمولہ مفیض نعت تبصرہ نمبر جلد ۱۸، فروغِ ادب اکادمی، گوجرانوالہ، ۲۰۰۳ء، ص ۲۷

References:

1. qbal Najmi, "Mufeed," Sehmahi Shumara 4–5, Vol. 1 (March), Farogh-e-Adab Academy, 1992, p. 6.
2. Arif Abdul Mateen, "Deebacha," in Qadam Qadam Aabaad, Farogh-e-Adab Academy, 2002, p. 8.
3. Ahmad Nadeem Qasmi, "Mashmoola," in Soch ke Zawiyay, Farogh-e-Adab Academy, n.d., p. 10.
4. Riaz Hussain Chaudhry, "Mashmoola," in Natiya Haiku, Farogh-e-Adab Academy, 2002, p. 9.
5. Muhammad Iqbal Najmi, "Mumtaz Naat Go—Hafiz Ludhianvi," in Mufeed: Naat Tabsarah Number, Vol. 18 (Gujranwala: Farogh-e-Adab Academy, 2003), p. 21.
6. Ibid., p. 29.
7. Muhammad Iqbal Najmi, "Rasikh Irfani—Mo'tabar aur Waqee' Naat Go," in Mufeed: Naat Tabsarah Number, Vol. 18 (Gujranwala: Farogh-e-Adab Academy, 2003), p. 34.
8. Muhammad Iqbal Najmi, "Sada Bahaar Natiya Phoolon ka Sha'ir—Masroor Kaifi," in Mufeed: Naat Tabsarah Number, Vol. 18 (Gujranwala: Farogh-e-Adab Academy, 2003), p. 43.
9. Muhammad Akram Raza, Professor, "Muzaffar Warsi—Darbar-e-Risalat Ma'ab ﷺ Mein," in Mufeed: Naat Tabsarah Number, Vol. 18 (Gujranwala: Farogh-e-Adab Academy, 2003), p. 49.
10. Muhammad Anwar Rana, "Uswa-e-Hasna ka Muballigh—Sajjad Mirza," in Mufeed: Naat Tabsarah Number, Vol. 18 (Gujranwala: Farogh-e-Adab Academy, 2003), p. 27.